روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 115 | منگل 3 محرم- 1417ھ 21 ہجرت 1375ھش 21 مئی 1996ء

نجات کے واسطے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے

صدق اور عاجزی کام آتی ہے۔ مگر یہ کسی کا اختیار نہیں ہے کہ کسی کو ہاتھ ڈال کر سیدھا کر دیوے۔ ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے بوستان میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو کہ میں اچھا ہو جاؤں اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی جبکہ ہزاروں بے گناہ قیدی تیرے لئے بد دعا کرتے ہیں۔ اس نے یہ سن کر تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ترک دنیا کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لے۔ ہم اس بات سے منع نہیں کرتے کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت میں مصروف رہے اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے، لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ انسان کو ایسا ہونا چاہئے کہ۔

دست درکار و دل بایار

انسان خدا تعالیٰ کی رضا مندی پر چلے۔ کسی معاملہ میں (احکام دینیہ) کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا تعالیٰ مقدم ہو تو اسی میں انسان کی نجات ہے۔ دنیا داروں میں مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے۔ جس مذہب والے سے ملے اسی کی تعریف کر دی۔ خدا تعالیٰ اس سے راضی نہیں۔ صحابہؓ میں بعض بڑے دولت مند تھے اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گزرے ہیں جو درویش سیرت تھے۔ تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے لیکن دل ہر وقت خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا۔ مگر آج کل تو لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہیں تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہیں کہ دین پر ہنسی کرتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 81)

سانحہ ارتحال

○ محترم سید مختار احمد صاحب ہاشمی (وفات یافتہ) ربوہ کی صاحبزادی مکرمہ امتہ العزیز شاہدہ ہاشمی صاحبہ اہلیہ مکرم سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی آڈیٹر جماعت احمدیہ فیصل آباد مورخہ 15 مئی 1996ء چند ماہ کی مختصر علالت کے بعد بعمر 52 سال بقضاء الٰہی وفات پا گئیں اسی روز ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا رات ساڑھے نو بجے احاطہ دارالضیافت ربوہ میں جنازہ مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم سید اعجاز احمد صاحب ہاشمی نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرمہ دلدار احمد ہاشمی صاحب دفتر نظارت اصلاح وارشاد کی ہمشیرہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ شوکت اختر صاحبہ بیگم مکرم عبدالسلام اختر صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ شوگر و بلڈ پریشر شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ الفضل

○ مکرم طاہر احمد صاحب نمائندہ الفضل کو ضلع سرگودھا کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے احباب جماعت سے نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

ملازمت یا تعلیم

○ اگر آپ روزگار کی تلاش میں ہیں۔ ملازمت ہو یا اور کسی قسم کا کام۔ یا آپ اعلیٰ تعلیم کے کسی تعلیمی ادارے میں داخلہ لینے کے خواہش مند ہیں تو قومی روزنامے دیکھتے رہیں۔ ان روزناموں میں تلاش روزگار اور تعلیمی اداروں میں داخلے کے اعلان شائع ہوتے رہتے ہیں۔

(ادارہ)

کامیابی کا راز ذکر الٰہی، اطاعت اور اتحاد میں ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یہاں دعوت الی اللہ کا جہاں تک تعلق ہے اس سلسلے میں بھی دو باتیں میں خاص طور پر ان آیات کے حوالے سے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ ثبات قدم کا راز ذکر الٰہی میں ہے اور بسا اوقات بہت سخت دشمن جماعتیں مقابلے پر نکلتی ہیں (۔) باقاعدہ منصوبے بنا کر اپنے ٹولے ساتھ لے کر سامنے آتے ہیں اور بدنیتوں کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ وہ موقع ہے جب کہ بظاہر تلوار (کی سعی)، نہیں بھی ہے تب بھی قدم اکھڑنے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ فرمایا، اس وقت اگر تم نے جرأت حاصل کرنی ہے دل کا ثبات حاصل کرنا ہے یہاں قدموں سے زیادہ دل کے ثبات کی بات ہے (۔) تو کثرت سے ذکر الٰہی کرتے رہنا اور ایسا کرو گے تو تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے (۔) تاکہ اس کے نتیجے میں تم کامیاب ہو جاؤ۔ (۔) دوسرا ثبات کا راز اور جمعیت اور طاقت کا راز یہ بیان فرمایا گیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا دامن نہیں چھوڑنا (۔) اور آپس میں اختلاف نہیں کرنا۔ آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑنا نہیں۔ اگر تم ایک دوسرے سے جھگڑو گے اور اختلاف کرو گے اور تمہاری جماعتیں پھٹ جائیں گی (۔) تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ دشمن کے مقابل پر بھی تم ضرور بزدلی دکھاؤ گے

باقی صفحہ 7 پر

دعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

21- ہجرت 1375 ہش — 21 - مئی 1996ء

قرض لینا اور واپس کرنا

جب سے انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ کبھی ایسا ہوگا کہ ہر شخص کے پاس اس کی ضرورت کے مطابق وسائل موجود ہوں۔ کسی کے پاس کم ہیں اور کسی کے پاس زیادہ۔ کوئی یہ سمجھتا ہے کہ کافی ہیں لیکن کافی سمجھنے کے لئے ہو سکتا ہے اسے اپنے آپ پر بوجھ ڈالنا پڑتا ہو یا وہ محض اپنی سفید پوشی قائم رکھنے کے لئے یہ نہ بتانا چاہتا ہو کہ اس کے پاس کیا کچھ نہیں ہے اور جو چیز اس کے پاس نہیں ہے اس کے بغیر وہ کس طرح گزارا کر رہا ہے۔ اگر کسی کے پاس زیادہ ہے اور کسی کے پاس کم ہے تو اس کا ایک لازمی اور نفسیاتی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جس کے پاس کم ہے وہ اس سے جس کے پاس زیادہ ہے' مانگے گا۔ مانگنے کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسے چیز مل جائے اور واپس نہ کرنی پڑے۔ اس کا بھی انسانی معاشرے میں دستور ہے اور ایک یہ کہ وہ اس طرح چیز کو حاصل کرے کہ پھر اسے واپس لوٹا دے گا جسے ہم قرض کہتے ہیں۔ چیز ہو یا روپیہ ہو قرض کی صورت میں لیا جا سکتا ہے اور پھر اس کی ادائیگی کی جاتی ہے یا کی جانی چاہئے۔ اگر یہ بات جاری رہے کہ جس کے پاس زیادہ ہے اس سے وہ شخص جس کے پاس کم ہے کچھ حاصل کرلے اور اسے قرض کہا جائے تو اس قسم کے حصول کا تسلسل جاری رہنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ قرض ادا کیا جائے۔ اگر کوئی شخص قرض تو لے لیتا ہے چاہے جنس ہو یا روپیہ پیسہ۔ لیکن ادا نہیں کرتا۔ یا وقت پر ادا نہیں کرتا۔ جس سے قرض لیا تھا۔ اسے ٹرخاتا رہتا ہے۔ تو اسے آئندہ قرض لینے کی امید نہیں ہونی چاہئے۔ قرض صرف اس صورت میں لیا جاتا ہے کہ اس کے واپس مل جانے کی امید ہوتی ہے۔ اگر پہلے ہی انسان یہ سمجھ لے کہ میں قرض دوں گا اور یہ واپس نہیں لوٹایا جائے گا تو قرض دینا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ قرض دینے پر طبیعت مائل نہیں ہوتی۔ بعض اوقات ایسی حالت میں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ اچھا میں یہ کچھ دے تو رہا ہوں اگر تم واپس کر سکو تو کر دینا یعنی واپسی کی امید کم ہے اور شروع میں ہی یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اگر واپس نہ کر سکو تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس بات سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا کہ قرض لینے کے لئے نیک شہرت ضروری ہے۔ اگر پتہ ہو کہ فلاں شخص قرض لے کر واپس کر دیتا ہے تو ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی چیز وافر موجود ہے اور وہ اس کا کوئی حصہ دے سکتا ہے وہ دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ آج وہ حصہ دیا ہے کل وہ مل جائے گا۔ لیکن اگر کسی شخص کی شہرت اچھی نہ ہو تو وہ مانگتا پھرے گا اور اسے ملے گا کچھ نہیں۔ جن کے پاس دینے کے لئے کچھ ہے وہ یا تو اس بات سے انکار کر دیں گے کہ ان کے پاس کچھ ہے۔ یا وہ دینے سے انکار کر دیں گے۔ اور شائد یہ بات بھی اس کے منہ پر کہہ دیں کہ تم سے تو واپس ملنے کی امید نہیں ہے اس لئے تمہیں کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ غرضیکہ اس معاشرے کی ایک اہم ضرورت یعنی ایک دوسرے سے وسائل مانگنا اسے قرض لینا بھی کہہ سکتے ہیں' صرف اسی طرح جاری رہ سکتا ہے کہ قرض لینے والے قرض واپس کریں۔ جو قرض واپس نہیں کرتا۔ وہ اپنے آگے ایک دیوار کھڑی کر لیتا ہے وہ کسی سے مانگنے کا اہل نہیں رہتا۔ مانگے تو اسے شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور اسے ملتا بھی کچھ نہیں۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ قرض جو معاشرے کی ایک نہایت اہم ضرورت ہے وہ صحیح طریق پر حاصل کیا جائے۔ اور وعدہ کے مطابق واپس کیا جائے۔ اگر وعدے کے مطابق واپس نہ کیا جائے تو کم از کم معذرت تو کی جائے یہ تاثر تو نہ دیا جائے کہ قرض لے تو لیا ہے اب دینے کو جی نہیں چاہتا۔ یا دیں گے نہیں۔ اگر ایسا ہو تو معاشرہ ٹوٹ پھوٹ سکتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ قرض لینے اور قرض کی وقت پر ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ اور اپنے معاشرے کو بہتر بنائیں۔ اپنے غریبوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے سامان مہیا کریں۔

آپ جس شخص کو بلاتے ہیں
وہ مرا روپ لے کے جاتا ہے
جس کی بھی آنکھ آپ کو دیکھے
میری آنکھوں کو لطف آتا ہے

ابوالاقبال

میں نے دشتِ عشق میں اپنا قدم رکھا ہے آج
قیس بھی تھرا گیا ہے اس نے جو دیکھا ہے آج

سن رہا ہوں تشنہ لب کانٹوں کی میں چیخ و پکار
میں نے اپنے پاؤں میں پانی چھپا رکھا ہے آج

مجھ کو سمجھانے تو آیا پر نہ کچھ بھی کہہ سکا
شکر للہ ناصحا نے مجھ کو پہچانا ہے آج

کیا کسی شیریں کو پھر مطلوب جوئے شیر ہے؟
جس کو دیکھو ہاتھ میں تیشہ لئے آیا ہے آج

چاند سورج کو ہی دیکھو وہ بھی رکھتے ہیں زباں
نغمۂ ترحیب ان دونوں نے گایا ہے آج

دیکھ کر بس اک جھلک اس کی مرے دل نے کہا
میں نے بھی حسنِ ازل کا کچھ مزا پایا ہے آج

اپنے گلشن کی تجھے شبیر کچھ بھی ہے خبر؟
بہرِ خدمت اٹھ تری راہ میں خدا بیٹھا ہے آج

شبیر احمد

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعرات 23- مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب نمبر 29 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ کھانا پکانے کا پروگرام المائدہ (دوبارہ)
6-30 ڈائسنگ سکاروز
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 134 (دوبارہ)
8-00 عربی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 8
8-30 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 26
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ دلبر مرا یہی ہے۔ از چوہدری ہادی علی صاحب (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام۔ خطبہ 22-4-96
1-00 لقاء مع العرب نمبر 29 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ خطبہ 19-8-94
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 134 (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
5-00 چینی پروگرام

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلقینِ عمل

بلند پروازی اسی کو کہتے ہیں کہ انسان اپنی موجودہ حالت سے اوپر ایک مقصد معین کرے پھر یہ سوچے کہ یہ مقصد کن ذرائع سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جب ذرائع اپنی معین صورت میں سامنے آجائیں تو پھر اس امر پر غور کرے کہ کن طریقوں سے یہ ذرائع فراہم ہو سکتے ہیں جب کوئی شخص یہ طریقے معلوم کر کے مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ تو ذرائع خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور بالآخر وہ مقصد مل جاتا ہے جس کے لئے یہ سب کوشش ہو رہی تھی۔ اگر ایسا ظہور میں نہیں آتا تو بلند پروازی نہیں۔ خام خیالی یا واہمہ ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ خوابوں کی دنیا میں الجھتا رہتا ہے۔ پس ہماری جماعت کے نوجوانوں کو غور و فکر اور بلند پروازی کی عادت ڈالنی چاہئے۔

مزید آپ نے فرمایا (یہ بات 24۔اگست 1953ء کی ہے)

مثلاً آپ المصلح میں امریکہ یا ہالینڈ کے مشن کی رپورٹ پڑھتے ہیں آپ کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ آپ اسے پڑھ کر وہاں کے حالات سے باخبر ہو جائیں بلکہ رپورٹ میں نو احمدیوں کی تعداد پڑھنے میں آپ کو سوچنا چاہئے کہ اس ملک میں بیعت کی رفتار کیا ہے۔ وہاں کب سے مشن قائم ہے اور اس عرصہ میں کتنے آدمیوں نے بیعت کی۔ بیعت کی رفتار نکالنے کے بعد آپ اندازہ لگائیں کہ اس حساب سے وہ ملک کتنے عرصہ میں جاکر احمدی ہو گا۔ اور اسی طرح ہم کتنے عرصہ میں توقع کر سکتے ہیں کہ ساری دنیا احمدیت کو قبول کرلے گی۔

اگر یہ سوچ کہ دنیا ہماری مخالفت کرتی ہے تو ساتھ ہی تمہیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ دنیا مخالفت کیوں کرتی ہے اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ سچی تحریکوں کی مخالفت ہوتی ہی چلی آئی ہے۔ یہ ہے صحیح۔ لیکن ساتھ ہی تمہیں یہ سوچنا پڑے گا کہ کیا یہ مخالفتیں ہمیشہ جاری رہتی ہیں۔ کیا پہلوں نے ان مخالفتوں کو دبانے اور کم کرنے کا طریقہ نہیں نکالا۔ کیا (-) نے ان مخالفتوں سے ہار مان لی تھی۔ اگر انہوں نے ہار نہیں مانی تھی تو ہم کیوں ہار مانیں۔ اور کیوں نہ ایسا راستہ نکالیں کہ جس سے یہ مخالفتیں آپ ہی ختم ہو جائیں۔ اگر تم سوچتے تو تمہارے سامنے خود راستے کھل جاتے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ غور و فکر کی عادت ڈالے اور محض دوسروں کے غور و فکر پر تکیہ نہ کرے۔

باوقار طریق پر سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالو۔ تاکہ تم میں ایسی روح اور جذبہ پیدا ہو جائے کہ تم وقت آنے پر بڑی سے بڑی ذمہ داری اٹھا سکو۔ کام کرنے کا جذبہ شوق کو ابھار دیتا ہے۔ پھر کسی کے مرنے یا فوت ہونے سے حوصلے پست نہیں ہوتے۔ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ میں غور و فکر کی عادت پیدا کر کے ان میں جذبہ عمل بھر دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں سے کسی کے مرنے یا فوت ہونے سے کبھی خلاء پیدا نہیں ہوا۔ ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی لیڈر آگے آتا رہا۔ اور مسلمان اس کی قیادت میں منزل بہ منزل کامیابی و کامرانی کی طرف بڑھتے رہے۔ پس کام فکر اور سمجھ کے مطابق کرنا چاہئے اگر ایسا کرنے لگ جاؤ گے تو تم میں سے ہر شخص کمان کے قابل ہو جائے گا۔ یہی چیز قوم کو خطرات سے بچانے والی ہوتی ہے۔ کہ اس کے ہر فرد کے اندر لیڈر شپ کی صلاحیت موجود ہو۔ جب یہ صلاحیت قوم میں عام ہو جائے۔ تو پھر لیڈر ڈھونڈنے کی یا مقرر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی ایسی حالت میں وقت پڑنے پر لیڈر شپ ابھر کر خود بخود آگے آجاتی ہے۔ اور قوم پر ہراساں یا پریشاں ہونے کا کبھی موقعہ نہیں آتا۔ اس میں شک نہیں قوموں پر مصائب آسکتے ہیں انہیں قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔ انہیں گھروں سے بھی نکالا جا سکتا ہے لیکن اگر سوچنے کی عادت ہو تو ان سے بچنے کی راہیں بھی نکل سکتی ہیں۔

(فرمودہ 24۔اگست 1953ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 27 دسمبر 1955ء کو فرمایا۔

گزشتہ سیلاب کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے خدام نے اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ اسی طرح قادیان کے خدام نے بھی خدمت خلق کا اچھا مظاہرہ اس موقعہ پر کیا ہے۔ جو خوشکن امر ہے۔ اس وقت تک یورپ طعنہ دیا کرتا تھا۔ کہ گو وہ اپنے مذہب کی برتری اور فضیلت پر بہت زور دیتے ہیں۔ لیکن ان کا عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے قربانی نہیں کرتے۔ اس اعتراض کا بہترین رد یہی ہو سکتا ہے کہ جب بھی موقعہ ملے ہم اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق خدمت کریں۔ امریکہ اور یورپ کے عیسائی خدمت خلق کے جو کام کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ انہیں اپنی عظمت اور سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اگر جماعت کے خدام اور انصار ہر جگہ اور ہر موقعہ پر خدمت خلق کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں تو یقیناً اس سے ان لوگوں کے منہ بند ہو سکتے ہیں جو دین حق پر اعتراض کرتے ہیں۔

مزید فرمایا

کبھی بھی یہ مت خیال کرو کہ لوگ تمہارے

باقی صفحہ 5 پر

افکارِ عالیہ

غیبت کے مضمون کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا:۔

اللہ کی محبت سے روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں

بعض دفعہ یہ دونوں قسم کے لوگ دینی لحاظ سے اتنے گئے گزرے نہیں ہوتے یعنی ان کے ہاں ایسی کمپارٹمنٹس بن جاتی ہیں کہ بیماری ایک طرف چار دیواری میں بند پڑی ہے اور باقی چار دیواری صحت مند ہے۔ بعض دفعہ Comfine ہو جاتی ہے بیماری کسی ایک عضو میں۔ تو یہ مطلب نہیں ہے کہ سارا جسم ہی یقیناً کلیتًا گندا اور صحت سے عاری ہو چکا ہے۔ ایسے لوگوں میں نیکی بھی پائی جاتی ہے۔ عبادتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ دعاؤں کے خط بھی لکھتے ہیں۔ اللہ سے ہمیں محبت پیدا ہو۔ (-) دین کی خاطر زیادہ قربانیاں کرنے والے ہوں اور بعض بیویاں اپنے خاوندوں کے متعلق بھی لکھتی ہیں کہ یہ برائی تو ہے لیکن ویسے بڑا نیک ہے (عبادت گذار) ہے۔ دین دار ہے۔ نظام جماعت کا احترام کرتا ہے۔ آپ اس کو کہیں گے تو مان جائے گا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بیماری ضروری نہیں کہ سارے نظام جسم پر قبضہ کر چکی ہو۔ بعض حصوں میں رہتی ہے بعض میں نہیں رہتی۔ ان کے لئے صحت کا زیادہ امکان ہے۔ جن کا کینسر بعض چھوٹے اعضاء تک محدود ہے اس کے بیج باقی جسم پر پھیلے نہیں ہیں اور باقی جسم کو اگر بیدار کیا جائے تو وہ اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اللہ (-) کی محبت اگر جسم کے دوسرے گوشوں میں پائی جاتی ہے تو جو بیمار حصہ ہے اس کے حوالے سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ آپ سوچیں کبھی جو حرکتیں کر چکے ہیں یا کرنے کو دل چاہتا ہے (-) اللہ اس بات کو پسند فرماتا ہے اگر نہیں تو پھر جو دعائیں کرتے ہو خدا کی محبت کی وہ کس کھاتے میں جائیں گی۔

باتیں وہ جن کے متعلق غور کرنے کے بعد پتہ چلا کہ خدا کو بھی ان سے نفرت ہے۔ خدا کے رسول ؐ کو بھی ان سے نفرت ہے اور دعائیں یہ کہ اے اللہ اپنی محبت عطا کر۔ جس سے تو محبت کرتا ہے اس کی محبت عطا کر۔ جو تجھ سے محبت کرتا ہے اس کی محبت عطا کر۔ جو باتیں تیری محبت دل میں عطا کرتی ہیں ان کی محبت عطا کر۔ اپنی محبت کو اتنا بنادے کہ جیسے پیاسے کو پانی کی محبت ہو جاتی ہے۔ یہ دعائیں ہیں اور وہ حرکتیں لاشعوری طور پر بغیر سوچے سمجھے بعض دفعہ جاری رہتی ہیں جو خدا کی محبت کے منافی ہیں۔ اس کو قطع کرنے والی ہیں۔ اب جو میں کہتا ہوں قطع کرنے والی ہیں (-) جو تم قطع رحمی کرو گے تو اللہ سے قطع تعلق کر لو گے۔ تو یہ ساری قطع رحمی کی مثالیں میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

قطع رحمی سے خدا کی محبت کاٹی جاتی ہے

خواہ بہو خاوند کے تعلق سے باقیوں سے قطع رحمی کا معاملہ کرے۔ قطع رحمی پیدا کرنے کی کوشش کرے یا دوسرے رشتہ دار بہو کے تعلق میں قطع رحمی کا معاملہ کر رہے ہوں دونوں صورتوں میں باقی نیکیاں اپنی جگہ پڑی رہ جائیں گی۔ اور اللہ کی (-) یہ بات ضرور صادق آئے گی کہ ایسے لوگوں سے پھر اللہ اپنی رحمت کا تعلق کاٹ لیتا ہے۔ ان گھروں میں فساد پیدا ہوتے ہیں۔ یہ معاشرہ جنم لیتا ہے۔ بچے بدتمیز ہوتے ہیں۔ بداخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی بیٹیاں آگے پھر اسی قسم کے دکھ دوسرے لوگوں میں اٹھاتی ہیں۔ فسادات کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ بلکہ ٹوٹ جاتا ہے اس سیلاب کے نتیجہ میں جو سیلاب گھروں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر گلیوں میں یہ سیلاب بہنے لگتا ہے۔ معاشرے کی اصلاح محض چند نصیحتوں سے نہیں ہو سکتی۔ معاشرے کی اصلاح کے ہم ذمہ دار بنائے گئے ہیں۔ اور ان امراض کو سمجھنا ہو گا۔ ان کی کنہ سے واقفیت حاصل کرنی پڑے گی۔ صحیح تشخیص نہیں کر سکتے تو کیسے ہم بیماروں کا علاج کر سکیں گے۔ اس لئے اس حوالہ سے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ محض یہ کہہ دینا کہ جی غیبت نہیں کرنی۔ غیبت نہیں کرنی۔ یہ تقریر کر کے الگ ہو جانا ہرگز کافی نہیں ہے۔ ایسا سمجھا دیں اور آگے اپنے گھروں میں ایسی باتیں کہ دلوں کی تہہ تک غیبت کی حقیقت ایسے اترے کہ جو دلوں کو مغلوب نہ کرے بلکہ دل اس کو مغلوب کرلیں۔ یعنی ایسی لاتعلقی اس سے پیدا کرلیں۔ کہ اس کے اندر اثر کرنے کا کوئی بھی مادہ باقی نہ رہے۔ ایسی صورت میں بھی بعض چیزیں اترتی ہیں۔ خون میں رہتی ہیں لیکن بے اثر ہو جاتی ہیں۔ (-) اندر جو فطرت میں ایک احتمال موجود ہے اس کو جڑوں کی طرح اکھیڑ کر باہر نہیں پھینکا جا سکتا۔ مگر اس کی ایسی اصلاح ممکن ہے کہ اس کا مزاج بدل جائے۔ پس بدی کی آواز اگر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دی جائے۔ اور وہ آواز اٹھنا بند ہو جائے تو ایک گونگی بدی خون کے اندر رہے گی۔ ایک اندھی بدی خون کے اندر رہے گی۔ وہ کوئی بھی بد اثر اپنا ظاہر نہیں کر سکتی۔ چاروں طرف سے دیواریں چن کر جس طرح زندہ دفنا دیا جاتا ہے۔ اس طرح وہ دیواروں میں چن دی جائے گی۔ پس غیبت کو بھی اس طرح اپنے دل میں اتاریں کہ آپ کے دل پر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب ابو طاہر فارانی

بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

قائداعظم اپنے افکار کے آئینے میں

استصواب سرحد کانگرس کے صدر نے اپنے مراسلے میں لکھا تھا کہ سرحد کے استصواب میں پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ "آزادی" کا مطالبہ بھی شامل کیا جائے۔ وی پی مینن نے نہرو اور پٹیل سے کہا کہ حکومت تو سارے صوبوں کو آزادی کا حق دینا چاہتی تھی۔ لیکن آپ کے مطالبہ پر یہ حق "حذف" کیا گیا۔ اب آپ کس منہ سے کہتے ہیں کہ "سرحد" کو آزادی کا حق ملنا چاہئے" اس پر دونوں لیڈر چپ ہو گئے۔ قائد اعظم نے اس مراسلہ پر بڑا ہی پر لطف تبصرہ کیا فرمایا

ہندو ہمیشہ روپے کے سترہ آنے مانگتا ہے

بخئے ادھیڑ دیئے 20 فروری 1948ء کو مرزا ابوالحسن اصفہانی نے حفاظتی کونسل کی کارروائی کے متعلق ایک تفصیلی مراسلہ قائد اعظم کو ارسال کیا۔ جس میں شیخ عبداللہ کا بھی ذکر آیا۔ اصفہانی لکھتے ہیں:۔

شیخ عبداللہ کی خرافات سے اس کی اپنی رسوائی ہوئی جوش خطابت میں اتنا گستاخ ہو گیا کہ خدا پر بھی چوٹ کر دی کہ

"عبوری حکومت خدا کی بھی ہو تو غیر جانبدار نہیں ہو سکتی"

سر ظفراللہ خاں نے اس کے بخئے ادھیڑ کر رکھ دیئے۔ نکتہ بہ نکتہ۔ شوشہ بہ شوشہ اس کی تہمتوں کا ایسا جواب دیا کہ حفاظتی کونسل میں سناٹا چھا گیا۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ہندو فسطائی ٹولہ قائد اعظم نے ایک بار کانگرس کے ہندو کردار کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ نام نہاد انڈین نیشنل کانگرس نہ انڈین ہے۔ "نہ نیشنل" اور نہ کانگرس بلکہ ایک ہندو فسطائی ٹولہ ہے۔

اس طرح ایک مرتبہ کانگرس اور ہندو مہاسبھا کی ملی بھگت پر آپ نے تبصرہ کرتے ہوئے یہ فقرہ چست کیا کہ ہندو ٹکسال سے وہی سکہ ڈھلتا ہے جس کا چہرہ "کانگرس شاہی" ہو لیکن پشت پر "مہاسبھا" کی مہر لگی ہو"

بانی کون قائد اعظم نے فرمایا۔ اعلیٰ امریکی اور انگریز افسروں کے ایک اجتماع میں مجھ پر یہ سوال ہوا کہ نظریہ پاکستان کا بانی کون ہے" میں نے کہا "ہر مسلمان" پوچھنے لگے کیسے؟ میں نے کہا۔ جونہی کوئی ہندوستانی اسلام قبول کر لیتا ہے۔ ہندو اس کے درپئے آزار ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ کھانا پینا۔ اٹھنا بیٹھنا۔ بیاہ شادی۔ ہر قسم کے مجلسی تعلقات منقطع کر لیتے ہیں۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس پر بھی یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ کفار سے لاتعلق ہو جائے۔

اس لئے جس دن ہندوستان میں پہلا شخص مسلمان ہوا پاکستان اسی دن بن گیا تھا۔

سوچ کر بتاؤ علی گڑھ یونیورسٹی نے قائد اعظم کا سٹریچی ہال میں استقبال کیا۔ یونین کے جنرل سیکرٹری نے خیر مقدم کرتے ہوئے کہا تھا کہ مسلم ہمیشہ غالب اور آزاد رہے ہیں قائد اعظم نے شفقت بھرے انداز میں فرمایا:۔

عزیز من! گرد و پیش کا جائزہ لو اور سوچ کر بتاؤ۔ ہماری کتنی نسلیں غلامی میں گزر چکی ہیں۔ اس صاف گوئی اور حقیقت پسندی کا ثمر تھا کہ جب قائد اعظم نے کہا

"میرے بچو! اٹھو اور قوم کو جگا دو ورنہ آزادی کا موقع ہاتھ سے نکل جائے گا"

تو بچوں نے قوم کو جگانے کے لئے بوڑھوں سے زیادہ کام کر دکھایا۔ مستحق سلام ہیں وہ نوجوان طالب علم! جنہیں یہ جواب نہ سوجھا کہ۔ قائد اعظم ابھی تو ہم کمسن ہیں ہمیں اپنا مستقبل بنانے دیجئے۔ بڑے ہو کر ہمیں آپ کے پاکستان کی خدمت پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔

اصل مدعا "وی۔ پی۔ مینن" لکھتا ہے۔ گاندھی جی نے وائسرائے سے کہا

مرکزی حکومت فوراً توڑ دی جائے آپ جناح کو دعوت دیں کہ وزارت بنائے خواہ سارے مسلمان وزیر بنائے خواہ سارے غیر مسلم! خواہ کچھ مسلم اور کچھ غیر مسلم۔ جناح کو یہ پیش کش منظور ہو تو کانگرس اس کی حمایت کرتی رہے گی۔ بشرطیکہ وزارت کے تمام مفادات ہند کے مفاد میں ہوں اور اس بات کا فیصلہ ماؤنٹ بیٹن (وائسرائے) خود کرے کہ ہند کا مفاد کیا ہے"۔

جناح یہ ذمہ داری قبول کرے کہ ہندوستان میں امن و امان قائم رکھے گا۔ اور مسلم لیگ نیشنل گارڈ کی قسم کی تنظیمیں توڑ دی جائیں گی۔

ان حدود کے اندر رہتے ہوئے جناح کو پوری آزادی ہو گی۔ خواہ پاکستان کا منصوبہ ہی کیوں نہ بنا لے بشرطیکہ ہمیں قائل کرے اور اس کی مقبولیت کا اطمینان دلا سکے۔ طاقت استعمال کرنے کی اجازت نہ ہو جناح کو یہ پیشکش منظور نہ ہو تو نہرو کو موقع دیا جائے کہ وہ صرف کانگرس کی وزارت بنائے۔

باقی صفحہ 6 پر

یاد رفتگان

محمد رشید اذشد الفضل 17۔دسمبر 1967ء

محترم مرزا غلام حیدر صاحب آف نوشہرہ

محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ آف نوشہرہ چھاؤنی مورخہ 10 دسمبر 1967ء بروز اتوار بوقت ساڑھے تین بجے شام حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے فوت ہوئے۔

آپ کی نعش مورخہ 10 دسمبر کو ربوہ پہنچائی گئی حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ازراہ شفقت بعد عصر جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی کثیر تعداد میں ربوہ کے احباب موجود تھے تدفین کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم مرزا صاحب کا آبائی وطن پنڈی لالہ ضلع گجرات تھا۔ آپ 1894ء میں پیدا ہوئے۔ 1909ء میں حضرت امام اول کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ 1935ء میں نوشہرہ چھاؤنی میں پریکٹس شروع کی اور پھر یہیں کے ہو رہے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت بہت جلد علاقہ میں ایک نامور وکیل کی حیثیت میں مشہور ہو گئے اور پھر سالہا سال تک مقامی بار ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔

پچھلے سال جب جماعتی کاموں کے لئے آپ کو بہت زیادہ وقت کی ضرورت پڑی تو بار کی صدارت سے الگ ہو گئے۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے وکلاء صاحبان اور جج صاحبان آپ کی بہت قدر کرتے اور مشکل سے مشکل اور پیچیدہ مقامات کے لئے بطور کمشنر آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھاتے تھے وکلاء بھی اپنے مقدمات میں آپ سے مشورہ کرتے۔ گرد و نواح کے دیہاتوں میں بھی آپ بہت ہر دلعزیز تھے اور لوگ آپ کو قادیانی وکیل کہہ کر یاد کرتے آپ کو ہی اپنا وکیل کرنا پسند کرتے۔ اور اگر کبھی بوجہ زیادتی مقدمات یا ناسازی طبع آپ نے مقدمہ نہ لینے اظہار کیا تو لوگ پھر بھی اصرار کرتے خواہ کتنا عرصہ کیس پڑا رہے آپ ہی اسے سنبھالیں۔

محترم مرزا صاحب نے 42 سال کا عرصہ نوشہرہ میں گزارا اور قریباً 40 سال سے لگاتار آپ بطور امیر / پریذیڈنٹ سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہے۔ امامت ثانیہ کے دوران تقسیم ملک کے وقت آپ سابق صوبہ سرحد کے صوبائی امیر تھے۔ جماعتی حسابات کو اس قدر صفائی۔ محنت اور دیانتداری سے مکمل رکھتے کہ مرکزی انسپکٹر صاحبان بوقت معائنہ بہت تعریف کرتے اور آپ کے بنائے ہوئے خاکوں کی نقلیں اپنے ساتھ بطور نمونہ لے جاتے۔

باوجود تمام دنیاوی آسائشوں کے میسر ہونے کے پھر بھی نہایت سادہ زندگی بسر کی اور کسی قسم کا تکلف آپ کی زندگی میں نہیں تھا۔ دیگر مہمانوں کے علاوہ جماعتی کارکنان کی بہت خدمت کرتے اور خود اپنے ہاتھوں سے ان کی خدمت کرنے میں دلی خوشی محسوس کرتے ہمدرد اور غم خوار اس قدر تھے کہ ہر ضرورت مند اور مستحق کی حاجت روائی کرتے اور جونہی کسی کی تکلیف یا بیماری کی خبر ملتی اولین وقت میں اس کے ہاں تشریف لے جاتے بہت پرہیزگار اور متقی تھے جب کبھی دوسرے مقامات پر بطور کمشنر تشریف لے جاتے تو روزہ رکھ لیتے عبادت باجماعت کی بہت پابندی فرماتے اور باوجودیکہ بیت تک کا راستہ آپ کے گھر سے خراب تھا اور کئی دفعہ اندھیرے میں گر بھی پڑے مگر پھر بھی فجر اور مغرب میں ضرور شامل ہوتے اور مغرب کے بعد عشاء تک سارا وقت بیت میں گزارتے اور عشاء کے بعد گھر تشریف لے جاتے۔ آخر عمر میں بوجہ کمزوری نظر کلام الٰہی پڑھنے میں دقت ہوتی تو ایسا انتظام کرتے کہ دوسرا آدمی پڑھتا اور آپ سنتے جاتے دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ جونہی کوئی نئی کتاب یا پمفلٹ شائع ہوتے فوراً منگوا کر وکلاء کے علاوہ دوسرے حلقہ احباب میں بھی تقسیم کرتے۔ چندوں کی ادائیگی میں نمونہ تھے۔ بہت پابند اور اول وقت میں ادا کرتے۔ تحریک جدید یا وقف جدید کا سال شروع ہوا تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سال کا پہلا دن ہو اور مرزا صاحب نے وعدہ کے ساتھ ہی رقم بھی ادا نہ کی ہو چنانچہ حصہ آمد یا حصہ جائیداد کا حساب آپ کا ہمیشہ فاضلہ رہتا۔

غیر از جماعت لوگوں میں بھی آپ بوجہ اپنے نیک نمونہ اور خدمت خلق کے بہت مقبول اور ہر دلعزیز تھے آپ کی وفات کی خبر سارے شہر میں فوراً پھیل گئی اور عورت و مرد اور بچے بوڑھے سبھی جوق در جوق آپ کے مکان پر تعزیت کے لئے جمع ہونا شروع ہو گئے غسل کے بعد آپ کی نعش کی زیارت تمام حاضرین نے کی اور غیر از جماعت احباب بھی جب تک ہم لوگ جنازہ لے کر روانہ نہیں ہو گئے وہیں موجود رہے۔ احمدی تو سوگوار تھے ہی لیکن دوسرے لوگ بھی یہ کہتے تھے کہ وہ ایک بزرگ اور اپنے ہمدرد اور غمخوار انسان سے محروم ہو گئے ہیں۔ وکلاء کہتے کہ وہ ایک ماہر قانون دان سے محروم ہوئے ہیں۔ مرزا صاحب کی وفات سے صوبہ سرحد ایک ماہر قانون دان اور ایک بزرگ احمدی سے محروم ہو گیا۔ نوشہرہ کی جماعت کے لئے تو ایک بہت صدمہ اور نقصان ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم ہماری جماعت کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ نیز آپ کے لواحقین کو بھی صبر جمیل عطا فرمادے۔ اور ان کا خود حامی و ناصر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرامت الرحمان- ایم اے

انسان اور معاشی ترقی کے مراحل

اگر انسان کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات ابھر کر سامنے آتی ہے کہ آدم سے لے کر آج تک انسان نے جو سفر کیا ہے اس میں لفظ ترقی کو انسانی تاریخ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ ہر وہ جو اس دنیا میں آتا ہے ترقی کی زبردست خواہش اپنے اندر رکھتا ہے جس کے لئے وہ پیدائش سے اپنی وفات تک تگ و دو کرتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ وہ اپنی زندگی میں اپنی منزل حاصل کر لیتا ہے مگر بعض دفعہ وہ اپنی زندگی میں اپنی منزل حاصل نہیں کر پاتا اور موت کا بے رحم ہاتھ اسے مہلت نہیں دیتا۔ پیدائش سے موت تک ہر کوئی ترقی اور ناکامی کے دائرہ میں چکر لگاتا نظر آتا ہے۔ ہر کوئی اس جدوجہد میں مصروف ہوتا ہے کہ قدم قدم پر ترقی ملے۔ مگر زمانے کے حالات ناکامی سے بھی دوچار کرتے ہیں۔ ناکامی میں حالات کا مقابلہ کرنا اور حوصلہ کو برقرار رکھنا بھی ایک بڑا فن ہوتا ہے۔ جو اس فن کو سیکھ لیتا ہے وہ زندگی میں آخر کار ترقی کا منہ ضرور دیکھتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ترقی کا مطلب کیا ہے؟

محنت اور ترقی کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ انسانی ترقی کو سمجھنے کے لئے محنت کی حرکت پذیری کا جاننا بہت ضروری ہے۔ محنت کی حرکت پذیری سے مراد ایک کام کرنے والے کی وہ طاقت ہے جس کی بدولت وہ ایک پیشے سے دوسرے پیشے میں، ایک درجے کے کام سے دوسرے درجے کے کام میں اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر جا سکتا ہے۔ گویا حرکت پذیری تین قسم کی ہوئی۔

1 متوازی حرکت پذیری
2 عمودی حرکت پذیری
3 جغرافیائی حرکت پذیری

ایک مثال کے ذریعہ اوپر بیان کردہ تینوں اقسام کی وضاحت کچھ یوں ہے۔

جب ایک واپڈا کا کلرک واپڈا کو چھوڑ کر تعلیم کے محکمہ میں کلرک ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے معاوضہ اور درجہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو اس تبدیلی کو متوازی حرکت پذیری کہا جاتا ہے اگر یہی کلرک ایک مقابلہ کے امتحان میں بیٹھ کر اس میں ایک افسر کا درجہ حاصل کر لیتا ہے تو اس تبدیلی کو عمودی حرکت پذیری کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ملک میں صنعتی ترقی ہوتی ہے تو دیہاتوں کے لوگ دیہات کو چھوڑ کر شہروں کا رخ کر لیں اور صنعتوں میں کام کرنا شروع کر دیں تو اس کو جغرافیائی حرکت پذیری کہتے ہیں۔ انسان اگر حرکت پذیری کرنا چاہتا ہے تو اس کو عمودی حرکت پذیری کرنی چاہئے اس میں ہی اس کے ترقی کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔

معاشی زندگی کا ارتقاء کیسے ہوا اس کو جاننا بہت ضروری ہے۔ انسان ہمیشہ سے اسی طرح زندگی گزارتے نہیں آئے جس طرح آجکل گزارتے ہیں۔ انسان کی معاشی زندگی کئی ایک ارتقائی مدارج سے گزری ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1 مچھلیوں اور شکار پر گزران کا زمانہ: انسانی ترقی کے شروع شروع کے زمانے میں انسانی احتیاجات بہت کم تھیں انسان جنگلی جانوروں کی سی زندگی گزارتا تھا غاروں میں رہتا تھا۔ اس زمانے میں پیداوار تقسیم پیداوار کے مسئلے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا لوگ ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے تھے اور ان میں مردم خوری بھی پائی جاتی تھی۔

2 گلہ بانی کا زمانہ: اس زمانے کی اہم خصوصیات یہ ہیں جانوروں کا گھروں میں پالنا، غلامی، نجی جائیداد، وراثت اور آپس میں مبادلہ اشیاء کا آغاز خود کفیلی قبائلی زندگی اور جنس کی بنا پر ابتدائی قسم کی تقسیم کار۔

3 زراعت پر گزران کا زمانہ: اس زمانے میں انسان نے مستقل طور پر ایک جگہ رہائش اختیار کی۔ خود کفیل گاؤں وجود میں آئے غلامی بھی بڑھتی گئی۔ زمین میں نجی جائیداد کے حق کو تسلیم کر لیا گیا۔ اشیاء کے براہ راست مبادلے میں ترقی ہوئی۔ خاندان میں تقسیم کار کو بھی فروغ ہوا۔ اور ابتدائی قسم کی حکومت بھی قائم ہو گئی۔ لوگوں نے معاشرے کے تسلیم شدہ لیڈروں کے تحت اپنے آپ کو منظم کرنا شروع کر دیا جو بعد میں بادشاہ اور حکمران بن گئے۔

4 دستکاریوں کا زمانہ: اس زمانے کے معاشرے کی معاشی ترقی کی اہم خصوصیات یہ ہیں مختلف پیشوں کے لحاظ سے لوگوں میں تقسیم کار۔ خاندانی (اور بعد میں دیہاتی) معاشی خود کفالت کا خاتمہ، شہروں کا ظہور میں آنا، تجارت میں اضافہ اور ابتدائی قسم کے زر کا استعمال۔ سوداگروں اور دلالوں کی جماعت کا ظہور اور دستکاروں و سوداگروں کی انجمنوں کی تنظیم۔ معاشی ترقی کے اس درجے پر پیداوار مبادلہ اور صرف پوری طرح ترقی پا چکے تھے۔

5 گھریلو نظام صنعت: کچھ پرانے دستکار آہستہ آہستہ صنعت کار بن گئے۔ اور اس طرح گھریلو صنعتی پیداوار کا آغاز ہوا۔ اس زمانے میں تقسیم کار میں اور بھی زیادہ توسیع ہو گئی، اور تخصیص کار کی حوصلہ افزائی ہوئی کیونکہ تجارتی لین دین بڑھتا جا رہا تھا اس لئے بہتر قسم کا زر یعنی سونے چاندی کے سکے وغیرہ استعمال ہونے لگے۔ چھوٹے چھوٹے کارخانہ داروں اور تاجر کی مدد کے لئے بینک بھی قائم ہو گئے اور ہنڈیاں بطور آلہ اعتباری زر کے استعمال ہونے لگیں۔

6 صنعتی انقلاب: انقلاب سے مراد ہے کہ کوئی اچانک بہت بڑی تبدیلی لیکن صنعتی انقلاب سے مراد ہے صنعتی طریق کار اور تنظیم میں بنیادی تبدیلیاں۔ مشینوں کا استعمال۔ گھریلو صنعت کاری کا خاتمہ اور فیکٹریوں کے نظام کا آغاز لیکن یہ تبدیلیاں اس قدر اہم تھیں اور ان کے معاشرتی سیاسی اثرات اس قدر دور رس تھے کہ ان تبدیلیوں کو انقلاب کا نام دیا گیا۔ صنعتی انقلاب جو پہلے انگلستان میں رونما ہوا وہ کسی خاص میدان عمل تک محدود نہیں تھا بلکہ اس کے اثرات ہر طرف ظاہر ہوئے دراصل انگلستان والوں کی زندگی کا شاید ہی کوئی ایسا پہلو ہو جو اس انقلاب سے متاثر نہ ہوا ہو یہاں تک کہ فن اور ادب بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

ترقی کا انسان کے ساتھ اور انسان کا معاشرہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ترقی کرے جب وہ ترقی کرتا ہے۔ وہ معاشرہ جس میں وہ رہتا ہے وہ بھی خوشحال ہو جاتا ہے۔ جس طرح انسان معاشی زندگی کے ارتقاء کے مراحل سے گزرتا ہے اس طرح ہر ملک میں معاشی ترقی کے عمل کو مختلف مراحل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ مراحل پانچ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1 روایتی معاشرہ
2 جست لگانے کے لئے بنیادی شرائط کا مرحلہ
3 جست لگانے کا مرحلہ یا طیرانی مرحلہ
4 خود کفالت کا مرحلہ یا اقدام بہ پختگی کا مرحلہ
5 مرحلہ صرف عام یا انتہائی خوشحالی کا مرحلہ

اب اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ پاکستان معاشی ترقی کے کس مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے۔ اس بارے میں بعض حقائق اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ پاکستان بھی دوسرے مرحلہ یعنی جست لگانے کے لئے بنیادی شرائط کے مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے۔ جہاں تک پہلی قسم کے حقائق کا تعلق ہے۔ ان کے مطابق پاکستان میں ابھی پرانے قسم کے رسم و رواج پائے جاتے ہیں مثلاً پاکستان دیہاتی قرضہ کا وجود پرانے طریق کاشت کاری۔ مشترکہ خاندانی نظام وغیرہ۔ لیکن حالات بتدریج بدل رہے ہیں زرعی اصلاحات نافذ کی جا چکی ہیں۔ زرعی قرضہ کا نظام بہتر بنایا جا رہا ہے ذرائع نقل و حمل، نظام آبپاشی، ذرائع قوت وغیرہ کو ترقی دی جا رہی ہے۔ تعلیمی و طبی سہولیات میں اضافہ کیا جا رہا ہے یہ تمام حقائق اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ پاکستان جست لگانے کے مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے یہ ہیں پاکستان میں سوتی کپڑے کی صنعت بہت زیادہ ترقی حاصل کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ کئی دوسری صنعتیں بھی مضبوط بنیادوں پر قائم کی جا چکی ہیں۔ پاکستان میں سرمایہ کاری کی شرح قومی آمدنی کا تقریباً 18 فیصد یا اس سے زیادہ ہے۔ پاکستان میں منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے جس کے مطابق ملک کو خود کفیل بنانے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے۔ نتیجہ اخذ یہ ہوتا ہے کہ پاکستان بعض لحاظ سے جست لگانے کے لئے بنیادی شرائط کے مرحلہ میں ہے اور بعض لحاظ سے جست لگانے کے مرحلہ میں۔ پاکستان کو اکیسویں صدی شروع ہونے سے پہلے خود کفالت کے مرحلہ میں داخل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ اس مرحلہ میں ایک معیشت صحیح طور پر ترقی حاصل کر جاتی ہے۔ اس عرصہ کے دوران معیشت مسلسل ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ کلیدی صنعتیں قائم ہو جاتی ہیں۔ قومی آمدنی کا تقریباً 20 فیصد حصہ سرمایہ کاری میں لگایا جاتا ہے۔ ٹیکنالوجی کو مزید ترقی حاصل ہوتی ہے۔ نئی نئی صنعتیں قائم کی جاتی ہیں۔ ملک کی معیشت کو بین الاقوامی سطح پر کافی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ درآمدات اور برآمدات کے تقاضے بدل جاتے ہیں۔ جو اشیاء پہلے سے باہر سے درآمد کی جاتی تھیں اب ملک میں پیدا کی جانے لگتی ہیں۔ اس طرح مصنوعات وغیرہ کی برآمد کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ برآمدات کی قیمتوں میں تیزی سے ردوبدل نہیں ہوتا۔ اس مرحلہ کے دوران ایک معیشت زیادہ بہتر طور پر ترقی حاصل کرنے لگ جاتی ہے۔

مختصراً خود کفالت وہ منزل ہے جس میں معیشت ان ابتدائی صنعتوں سے آگے بڑھنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کرتی ہے جنہوں نے اس مرحلہ برخیزی کو تقویت بہم پہنچائی اور جنہوں نے اسے اس لائق بنایا کہ اپنے وقت کی انتہائی ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے ثمرات کو اپنے وسائل کے بیشتر حصہ پر منطبق کر سکے۔ اس کے پاس ایسی فنی اور آجرانہ صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں جنہیں بروئے کار لا کر وہ اپنی انتخاب کردہ کوئی سی چیز بھی تیار کر سکتی ہے۔

بقیہ صفحہ 3

کام کی قدر نہیں کرتے۔ تم لوگوں کی خاطر نہیں بلکہ خدا کی خاطر خدمت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور خدمت خلق کو اپنی زندگیوں کا مقصد بناؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پھر تمہاری کامیابی میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ طوفان اور سیلاب ہی آئیں تو تم خدمت کرو۔ صاحب ایمان کو تو ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان مصائب سے دنیا کو بچائے رکھے۔ لیکن خدمت خلق کے مواقع ہر وقت میسر آ سکتے ہیں۔ مثلاً بیماروں کی دوائی لا کر دینا۔ غریبوں محتاجوں بیواؤں کی مدد کرنا۔ یہ سب کام ایسے ہیں جو تم ہر وقت کر سکتے ہو اور یہ کام تمہارے پروگرام کا مستقل حصہ ہونے چاہئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

وزیراعظم کادورہ سویڈن

حال ہی میں محترمہ وزیراعظم صاحبہ نے سویڈن کادورہ کیاہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر حسن رضوی اپنے کالم "کہی ان کہی" میں کہتے ہیں۔

"حال ہی میں وزیراعظم نے سویڈن کادورہ کیا ہے۔ انہوں نے وہاں کی خوبی جو خواتین کو مراعات دینے سے متعلق ہے اس کاذکر تو کر دیا۔ کیاہی اچھاہو تاکہ وہ سکنڈے نیویا کے ممالک کے عوام کو حکومت کی جانب سے ملنے والی دیگر مراعات کاذکر بھی کردیتیں۔ وزیراعظم کو یہ بھی بتاناچاہئے تھاکہ ان ممالک میں نہ صرف عوام کے لئے روٹی کپڑا اور مکان کی ذمہ داری حکومت کے فرائض میں شامل ہے بلکہ لوگوں کی مفت تعلیم اور صحت کی ذمہ داری بھی حکومت ہی کی ہے۔ یہ ممالک اپنے عوام کو جو سہولتیں مہیا کرتے ہیں نہ صرف وہی ہمارے لئے خواب و خیال ہیں بلکہ جو مراعات انہوں نے تارکین وطن کو دے رکھی ہیں وہ قابل رشک ہیں۔ اب آپ دیکھئے کہ ان ممالک میں بچوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے وہ جدید ٹیکنالوجی کے مطابق ہوتی ہے ہر بچے کو اس کی مادری زبان میں تعلیم بھی دی جاتی ہے ہمارے بہت سے پاکستانی بچے ان ممالک میں پشتو بلوچی اور سندھی پڑھتے ہیں جب کہ ہمارے اپنے ملک میں ان زبانوں کی تعلیم ناپسند ہے۔ پھر وہاں جو طالب علم تعلیم سے فارغ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ملازمت میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ اگر کسی کو روزگار نہیں ملتا تو یہ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اسے روزگار الاؤنس مہیا کرے۔ ہمارے ہاں ہر سال کالجوں اور یونیورسٹی سے پڑھے لکھے لوگوں کی کھیپ نکل رہی ہیں لیکن ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان فرسٹریشن کاشکار ہو رہے ہیں اور یہ فرسٹریشن ہی کا نتیجہ ہے کہ نوجوانوں نے بے روزگاری سے تنگ آکر حصول زر کے لئے غیر قانونی حربے استعمال کرنے شروع کر دئے ہیں۔ آج جب ہم ننھے منے بچوں کو سکولوں میں آتاجاتادیکھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ جب ان کے والدین کو سکول پہنچاتے اور لے جاتے دیکھتے ہیں۔ یہ سوچ کر کہ ان بچوں کا مستقبل کیاہے۔ دل خون کے آنسو روتاہے۔ اس لئے والدین جن بچوں کو بڑے ناز و نعم سے یہ تعلیم دلوارہے ہیں۔ جب یہ کالجوں اور یونیورسٹیوں سے فارغ ہو کر عملی زندگی میں آئیں گے تو ان کی تعلیم کا نتیجہ بے روزگاری کی صورت میں انہیں گھمبیر مسائل سے دو چار کر دے گا۔ آج جب ملازمتوں کی بات ہوئی ہے تو سب سے پہلے کوٹے کاذکر آتاہے کہ وزیروں مشیروں ایم۔ این۔ اے۔ اور ایم۔ پی۔ اے۔ صاحبان کو اتنا اتنا کوٹہ ملے۔ اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایسے مستحق پڑھے لکھے نوجوان جن کی ان امراء تک رسائی نہیں ان کا پرسان حال کون ہو گا۔ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی پارٹی کا بنیادی موٹو "روٹی' کپڑا اور مکان" ہے۔ انہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ انہوں نے اس موٹو پر کہاں تک عمل در آمد کیا۔ اس لئے وزیراعظم کو چاہئے کہ وہ اپنے بیرونی دوروں میں جو کچھ دیکھ کر آتی ہیں۔ ان خوابوں کی کچھ نہ کچھ تعبیر تو عملی صورت میں اپنے دور اقتدار میں اپنے عوام کو دیں"

شائد ڈاکٹر حسن رضوی نے یہ نہیں سوچاکہ ان ملکوں کی مالی کیفیت کیا ہے۔ کیا وہاں کے وزیراعظم کے پاس صرف وہی کچھ ہے جو یہاں کے وزیراعظم کے پاس ہے۔ یا ان کے پاس بہت کچھ زیادہ ہے جو وہ اپنے لوگوں کو لوٹا کر دیتے ہیں۔ دراصل جہاں تک عوام الناس کی بہبود کا تعلق ہے اس سوال کو اس بات سے جوڑے بغیر کچھ نہیں کہاجاسکتاکہ جو کچھ حکومت حاصل کرتی ہے۔ اسی کو لوٹا سکتی ہے' حاصل کی ہوئی رقم پر ضربوں پر ضربیں نہیں لگاسکتی کہ اسے ملے تو بہت کم اور لوگوں کو بہت کچھ دے۔ بہر حال ڈاکٹر حسن رضوی نے جو کچھ لکھاہے۔ قابل غور ہے۔

000

اٹلی کے 55ویں وزیراعظم

جنگ عظیم دوم کے بعد اٹلی کے 55 ویں وزیراعظم نے گزشتہ دنوں حلف اٹھالیا۔ مسٹر رومانو کی کابینہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں سابق کمیونسٹ پارٹی کے بھی دو افراد وزیر ہیں۔ اس کے علاوہ دو سابق وزرائے اعظم بھی حکومت میں شامل ہیں۔ ان میں سے ایک سابق وزیراعظم کو وزارت خارجہ کامنصب دیا گیاہے۔

لیکن ان سب باتوں سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ جنگ عظیم کو ختم ہوئے ابھی 50 سال گزرے ہیں اور اس عرصے میں 55 وزرائے اعظم مسند قیادت سنبھال کر اتر بھی چکے ہیں۔ یعنی اوسطاً 10-11 ماہ ایک وزیراعظم قیادت پر فائز رہاہے۔ ملک کی اعلیٰ ترین سطح پر قیادت کی اس اکھاڑ پچھاڑ کے باوجود حیرانی یہ ہے کہ اٹلی کی ترقی کی رفتار میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اور اس وقت اٹلی اگرچہ جرمنی فرانس وغیر ممالک کے برابر نہیں تو ہم پلہ ضرور ہے۔ اور دنیا کے امیر اور خوشحال ممالک میں اس کاشمار ہوتاہے۔

عمومی طور پر ہمارے ملک میں اقتصادی ترقی نہ ہونے کی وجہ حکومتوں کی جلد تبدیلی قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اٹلی کی مثال سے ظاہر ہوتاہے کہ اگر ہر آنے والا ملک و قوم سے مخلص ہو اور سابق حکومت کے منصوبوں پر پانی پھیرنے والا نہ ہو تو ترقی کی رفتار قائم رہ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں محنتی اور مخلص بیوروکریسی بھی اس میں اہم کردار اداکرتی ہے۔

اس سارے معاملے میں ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ اٹلی کرپشن کے معاملے میں بھی کسی سے کم نہیں۔ کرپشن جس طرح ساری دنیا میں پھیل رہی ہے اور پھیل چکی ہے اس کے پیش نظر اٹلی اس میں کوئی استثناء نہیں ہے مگر یہ کرپشن بھی ملکی ترقی کا راستہ نہیں روک سکی۔

شاید اس سارے معاملے کا خفیہ راز محنت کی زندگی گزارنے اور ٹھوس منصوبہ بندی میں ہے۔

000

ترکی کے صدر پر حملہ

ترکی کے صدر مسٹر سلیمان ڈیمریل قاتلانہ حملہ میں بال بال بچ گئے۔ ان پر یہ حملہ استنبول سے 50 کلومیٹر دور ازمیر کے شہر میں ہوا جہاں وہ ایک شاپنگ سنٹر میں موجود تھے۔ ان پر فائرنگ کی گئی جس سے ایک صحافی زخمی ہو گیا۔ تاہم صدر ڈیمریل کے گارڈ نے ملزم پر جلد قابو پالیا۔ اس بارے میں تحقیقات شروع کردی گئی۔

000

روس کی انتخابی مہم

روس میں عام انتخابات سر پر آپہنچے ہیں۔ صدر بورس یلسن پوری سرگرمی سے اپنی انتخابی مہم میں مصروف ہیں ان کے مد مقابل کمیونسٹ رہنما طاقت پکڑ رہے ہیں۔ مسٹر گورباچوف بھی ان کے مقابل ہیں۔ لیکن ان کانام ذرائع ابلاغ کی زینت نہیں بن رہا۔

مسٹر یلسن نے کہاہے کہ آزاد منڈی کی معیشت جاری رکھنے کاکام ضروری ہے عوام کو چاہئے کہ وہ ایسی قوتوں کے عزائم ناکام بنادیں جو روس کو دوبارہ داخلی انتشار اور عدم استحکام کی طرف لے جانا چاہتی ہیں۔ صدر یلسن نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ کہ خطرہ ہے کہ کمیونسٹ اقتدار میں آ جائیں گے۔

000

بقیہ صفحہ 3

اثر انداز نہ ہو بلکہ آپ اس پر ایسا قابو پالیں کہ دیوار میں چن دیں کہ یہ کبھی آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ اور روزمرہ زندگی میں جب بھی آپ کہیں بھی ایسی بات کر رہے ہوں تو اپنے دل کو ٹٹولیں کہ کیوں کر رہاتھا۔ یا کیوں کر رہی تھی اور مزا آیا تھا کہ نہیں۔ مزا آیا تھاتو کیوں آیا تھا۔ اگر آیا تھا تو ابھی تک آپ بھائی کاگوشت چھوڑ نہیں رہے نہ چھوڑ سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا ذوق ہی نہیں ٹھیک ہوا۔ پس اس کو تو میں سمجھتا ہوں جہاد کی صورت میں لینا چاہئے۔ غیبت کا قلع قمع اگر جماعت سے ہو جائے تو بہت عظیم کامیابی ہوگی۔

مختلف ممالک میں غیبت کارواج

میں جب امریکہ دورے پر گیا۔ آپ دیکھیں کتنا ایڈوانس ملک ہے۔ دنیا کے لحاظ سے اتنا ترقی یافتہ لیکن میں حیران ہو گیا۔ ایسی کراہت ہوتی تھی سن کر کہ میں حیران ہوتاتھا۔ کہ ان مخلصین کو کیاہو گیا ہے۔ بعض جماعتوں میں مرد بھی غیبت کر رہے ہیں عورتیں بھی غیبت کر رہی ہیں۔ یوں لگتاہے کہ گوشت خوروں کی ایسی جماعت ہے جسے صحت مند حلال گوشت میں مزا نہیں ملتاجتنا مردہ گوشت میں ملتاہے۔ اور وہ انسانی مردہ گوشت مل جائے تو اور کیا چاہئے۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ شیر جس کو انسان کا خون منہ سے لگ جائے اسے کوئی اور جانور پسند ہی ہی نہیں رہتا۔ (-) انسانی گوشت' مردے کی' جس کو عادت پڑ جائے کھانے کی' اس سے وہ عادت چھڑانا بڑا مشکل کام ہے۔ اور اس گوشت میں مزا ہی بڑا ہے۔ انسان کی غیبت میں جو مزا ہے نا۔ جس کا ذوق بگڑا ہو۔ اس ذوق کو بدلنا وہ مزا ان کے منہ سے چھیننا بڑا مشکل کام ہے۔ وہاں یہ ہے۔ اب میں امریکہ کی بدنامی کے طور پر بات نہیں کر رہا۔ میں جانتا ہوں پاکستان میں بھی بہت سی جماعتوں میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ جرمنی میں بھی پائی جاتی ہیں۔ انگلستان میں بھی پائی جاتی ہیں مگر میں نے مثال دی تھی ایک تازہ سفر کی یادداشت کے طور پر اور وہ لوگ جو جانتے ہیں کہ میں کن کی باتیں کر رہاہوں۔ ان کو استغفار کرنا چاہئے۔ اور اپنے اپنے دائرے میں یہ جہاد شروع کرنا چاہئے کہ غیبت نہیں کرنی۔

بقیہ صفحہ 4

وائسرائے نے جواباً کہا۔ اچھاتو گویا آپ کی منشا یہ ہے کہ جناح کو تکلفاً دعوت دی جائے اصل مدعا کانگرس کی وزارت بنوانے کا ہے قربان جائیے مہاتما جی کی فیاضی کے اور داد دیجئے ان کی پیش کش کی۔ مسلمان تو بلاوجہ تو انہیں "مہاطمع" نہیں کہتے۔

جناح ہی سے مشورہ ایک مرتبہ ماؤنٹ بیٹن نے ایک اہم معاملہ میں قائداعظم کی رائے طلب کی۔ قائداعظم نے فرمایا مشورے کے بعد جواب دیا جائے گا"

ماؤنٹ بیٹن لکھتاہے!

"جناح کا کوئی اور مشیر نہیں ہے وہ جناح ہی سے مزید مشورہ کرے گا۔"

(ہفت روزہ لاہور 27۔ اپریل 1996ء)

بقیہ صفحہ 1

(-) اور تمہارے رعب کی جو ہوا بندھی ہوئی ہے وہ جاتی رہے گی۔(-) اور صبر کرو صبر سے کام لو۔ یہاں صبر کے دو معنے ہیں دونوں معنوں ہی میں یہاں یہ اطلاق پاتا ہے اول یہ کہ دشمن کے مقابل میں صبر سے کام لو۔ دوسرے ان امور میں صبر سے کام لو جن کے نتیجے میں تم پھٹ جایا کرتے ہو۔ ایک دوسرے سے تعلقات ایسے قائم رکھو کہ اگر کسی طرف سے زیادتی ہو بھی جاتی ہے تب بھی صبر کے نمونے دکھاؤ تاکہ تمہارے آپس کے اختلاف نہ بن جائیں اور وہ اختلاف بڑھ نہ جائیں۔ کیونکہ جہاں الٰہی جماعتوں میں اختلاف پیدا ہو جاتے ہیں وہاں ضرور ان کی طاقت ختم ہو جاتی ہے غیر سے مقابلے کی بجائے وہ آپس میں ایک دوسرے سے مقابلے کرنے لگتے ہیں اور اس کالازمی نتیجہ بزدلی ہے۔

پس جہاں تک میں جماعتی حالات پر نظر رکھتا ہوں قطعی طور پر اس بات میں ایک ذرہ بھی شک نہیں دیکھتا کہ جہاں بھی جماعتیں آپس میں پھٹی ہیں وہاں ساری برکتیں اٹھ گئی ہیں۔ وہیں بزدلی پیدا ہوئی ہے، وہاں سے دعوت الی اللہ کا مضمون اٹھ گیا ہے۔ جیسے پرندہ گھونسلے کو چھوڑ دے اس طرح دعوت الی اللہ ان لوگوں کے گھروں سے غائب ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی رضا کی بجائے ناراضگی کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور صبر کا یہاں جو مضمون ہے وہ خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ جب بھی ان لوگوں کے اختلافات کی تحقیق کی جاتی ہے تو جواباً یہ کہتے ہیں کہ فلاں نے ہم پر زیادتی کی اور جب اس فلاں سے پوچھتے ہیں تو پہلے کی طرف انگلی اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے زیادتی کی ہے۔ اور جب بھی جماعتی کوششوں کے نتیجے میں ان میں صلح کروانے کی کوشش کی گئی تو یہ بحث کبھی ختم نہیں ہوئی۔ ان بحثوں میں پڑ کر آج تک میں نے کبھی تسلی بخش نتیجہ نکلتے دیکھا نہیں۔ مسلسل سالہا سال سے ایک دوسرے پر الزام تراشیاں جاری رہتی ہیں۔ اور ایک بھی فریق یہ نہیں مانتا کہ قصور میرا تھا اس کا نہیں تھا۔(-)

(از خطبہ 28 جولائی 1995ء)

بقیہ صفحہ 2

6-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر27
7-00 کوئز پروگرام۔ لجنہ
7-30 لجنہ کی پہلی 14 ممبرات کا تعارف
8-00 لقامع العرب نمبر30 (نیا)
9-00 بوسنین پروگرام۔ امام راشد صاحب کے ساتھ سوال و جواب کا پروگرام۔

برمنگھم میں
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر27 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر135
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ تفریحی پروگرام۔ بیت بازی فائنل نمبر3
2-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر27
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔ سبق نمبر14

جمعہ 24- مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر27 (دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر30 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بیت بازی فائنل
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر135 (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔ سبق نمبر14 (دوبارہ)
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر27
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر27 (دوبارہ)
11-00 کوئز پروگرام۔ لجنہ
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔ خطبہ 94-4-1
1-00 لقامع العرب نمبر30 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ خطبہ 94-8-26
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر135
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر27 (دوبارہ)
5-00 نظم اور درود شریف
5-30 خطبہ۔
براہ راست بیت الفضل لندن سے۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 اردو بولنے والے دوستوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات
8-00 لقامع العرب۔ 96-5-21 (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر136
1-00 طبی معاملات۔
فرسٹ ایڈ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی

2-00 خطبہ 96-5-24 (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے۔ سبق نمبر12

ہفتہ 25 مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
5-00 لقامع العرب 96-5-21 (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات
فرسٹ ایڈ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر136
8-00 فرنچ سیکھئے۔ سبق نمبر12
9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اردو بولنے والے دوستوں سے ملاقات ریکارڈنگ 96-5-24 (دوبارہ)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ ٹیک ٹاک
12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ ریکارڈنگ 96-5-24
1-00 لقامع العرب 96-5-21 (دوبارہ)

2-00 بنگلہ پروگرام۔ خطبہ 95-2-24
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
5-00 سوال کا وقت
6-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔ ماریو فیری
8-00 لقامع العرب 96-5-22 (نیا)
9-00 عربی زبان سیکھئے۔
9-30 عربی پروگرام
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر28 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر137
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
2-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات (ریکارڈنگ 96-5-25)
3-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر11

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رائے محمد ظفر اللہ خان صاحب جوئیہ کی اہلیہ محترمہ جرمنی میں بیمار ہیں اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ موصوفہ کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم منظور احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ)

مکرم منظور احمد صاحب ولد مکرم خیر دین صاحب ساکن 11/3 دار النصر غربی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 11/3 برقبہ ایک کنال محلہ دار النصر میں سے 5/40 حصہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا ان کا حصہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(2) محترمہ مجیداں بی بی صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم اللہ رکھا صاحب (بیٹا)
(5) مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم منظور احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

○ عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کراچی نے 4 سالہ بیچلرز آف انجینئرنگ (الیکٹرانکس اور کمپیوٹر سائنس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ وہ طلبہ جنہوں نے F.Sc پری انجینئرنگ کے ساتھ پاس کی ہے وہ داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ طلبہ جو رزلٹ کے منتظر ہیں وہ بھی درخواست دینے کے اہل ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 جون 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے وفاقی حکومت کی جانب سے آئین کے آرٹیکل نمبر 186 کے تحت دائر کردہ سپریم کورٹ کے ججوں کے بارے میں فیصلے کے بارے میں ریفرنس کو اس اعتراض کے ساتھ واپس کردیا ہے کہ صدر پاکستان اس آرٹیکل کے تحت جو ریفرنس دائر کریں گے اس پر صدر کے دستخط ہوں گے۔ واضح رہے کہ اس ریفرنس پر صرف سیکرٹری قانون نے دستخط کئے ہیں اور صرف اتنا لکھا ہے کہ صدر پاکستان نے یہ ریفرنس دائر کرنے کی منظوری دی ہے۔ سپریم کورٹ کے رجسٹرار نے کہا ہے کہ اس سے پہلے جتنے ریفرنس دائر کئے گئے ان پر صدر کے دستخط موجود ہیں آرٹیکل 186 کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اس ریفرنس پر بھی صدر کے دستخط حاصل کئے جائیں۔ سپریم کورٹ نے حکومت کو یہ بھی آپشن دیا ہے کہ یا تو وہ ریفرنس پر صدر کے دستخط کرائے یا اسے ایک خصوصی ریفرنس کے طور پر ہائی کورٹ کو پیش کرے۔ وفاقی وزیر مملکت برائے قانون مسٹر رضا ربانی نے سپریم کورٹ کی طرف سے ریفرنس واپس کئے جانے پر کہا ہے کہ یہ ایک غیر معمولی کارروائی ہے 1973ء کے آئین کے بعد اب تک جتنے ریفرنس دائر کئے گئے ہیں وہ سیکرٹری قانون نے اپنے دستخطوں سے دائر کئے تھے۔

○ ایک اخبار نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ صدر مملکت اس ریفرنس کے بھجوانے کے حق میں نہیں ہیں لہٰذا انہوں نے دستخط نہیں کئے۔ وہ عدلیہ اور حکومت کی محاذ آرائی کے بھی خلاف ہیں۔

○ سپریم کورٹ کی طرف سے ریفرنس کی واپسی پر حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف نظرثانی کی درخواست دائر کر دی ہے۔ اس درخواست کی پیروی حکومت کی طرف سے اعتزاز احسن ایڈووکیٹ کریں گے۔ سپریم کورٹ کا وہی بنچ نظر ثانی کی درخواست کی سماعت کرے گا۔ جس نے پہلے فیصلہ دیا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت احتسابی عمل جاری رکھے گی الیکشن انشاء اللہ 1998ء میں ہوں گے۔ احتساب کے لئے کسی شخصیت کے سیاسی و سماجی منصب کو آڑے نہیں آنے دیا جائے گا۔ وفاقی انٹی کرپشن کمیٹی کی کارکردگی حوصلہ افزا ہے۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ٹیکسوں کا نظام اوورہال کرنے کی ضرورت ہے۔ مالیاتی ڈسپلن کو یقینی بنانے کے لئے وفاقی حکومت کو صوبائی حکومتوں پر کنٹرول سخت کرنا ہو گا۔

○ پنجاب میں سیشن ججوں کو گریڈ نمبر 20 دینے کا اصولی فیصلہ کرلیا گیا ہے۔

○ بھارت نے پاکستان کے خلاف فوج استعمال کرنے کی دھمکی دے دی ہے بھارتی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ بھارت میں دہشت گردی کرانے کا سخت جواب دیں گے۔ وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان کا دباؤ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کو نہیں روک سکتا۔ بھارتی وزیراعظم نے کہا ہے کہ میری پہلی ترجیح کشمیر میں انتخابات کرانا اور آسام میں گڑبڑ پر قابو پانا ہے۔ ملک کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی اصل مسئلہ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا اور لوگوں کا اعتماد بحال کرنا ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ لوک سبھا کے سپیکر کے لئے شیر راج پاٹل کا نام پیش کیا ہے۔ کانگرس کے صدر پر زور دیا ہے کہ وہ ان کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اپنی اکثریت ثابت کرنے کے لئے نامناسب طریقے استعمال نہیں کرے گی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ گڑبڑ پر قابو پانے کے لئے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا۔ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں مستقل طور پر شامل کریں گے۔ اس سلسلے میں آئین کی دفعہ 70 کو منسوخ کرانے کے لئے دیگر جماعتوں سے بات چیت کی جائے گی۔

○ آزاد کشمیر کی اپوزیشن نے صدارتی انتخاب کے خلاف سپریم کورٹ سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں عدالت سے استدعا کی جائے گی کہ صدر صرف دو ماہ کے لئے منتخب کیا جائے۔ آئین کے آرٹیکل نمبر 9 کے تحت یہ عہدہ عارضی ہے سردار سکندر حیات کا استعفیٰ بدنیتی پر مبنی ہے۔ آئینی سقم افہام و تفہیم سے دور کیا جائے۔ دفعہ 56 کے استعمال کا کوئی جواز نہیں۔

○ بلوچستان اسمبلی میں بحث کے دوران اراکین نے کہا ہے کہ پنجاب وفاق کے نام پر بلوچستان کے وسائل لوٹ رہا ہے۔ پاکستان کی بقا اور استحکام اسی میں ہے کہ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی جائے۔

○ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب میاں عبدالستار نجم نے کہا ہے کہ متاثرہ ججوں کی مستقلی کے بارے میں چیف جسٹس کی سفارشات حتمی حیثیت نہیں رکھتیں۔ وزیراعظم متاثرہ ججوں کی قابلیت کے بارے میں اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کر رہی ہیں وہ چیف جسٹس کو اپنی سفارشات میں رد و بدل کا مشورہ دے سکتی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے گجرات کے سانحہ کے بارے میں جس میں ایک ہی گھر کے 9- افراد کو قتل کر دیا گیا تھا' کہا ہے کہ خاتون کی حکمرانی میں خواتین کا قتل حکومت کے منہ پر طمانچہ ہے۔ یہ انتہائی شرمناک بات ہے کہ حکمرانوں کے ڈر سے گجرات کے سانحہ کے ملزموں پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال رہا۔ نہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بارے میں کچھ بتانے کو تیار ہے۔ مقتولوں کے ورثاء ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ تھانے میں ملزموں کو مہمان کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے 16 متاثرہ ججوں کے بارے میں اپنی سفارشات بھیج دی ہیں جن میں 6 ججوں کو فارغ کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

○ فلسطین کے صدر یاسر عرفات گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس کے دوران اچانک بے ہوش ہو گئے۔ ان کا خون کا دباؤ اچانک گر گیا۔ ان کو خفیہ طور پر ملٹری ہسپتال لے جایا گیا۔

○ لاہور ائرپورٹ پر بھی حاجیوں کو واپس لانے والا طیارے کا ٹائر دھماکے سے پھٹ گیا۔ تاہم مسافر محفوظ رہے۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ بے نظیر اور نواز شریف میں کوئی فرق نہیں۔ پارلیمنٹ میں مجرم بھی ہیں سمگلر بھی۔ بی بی سی کے ڈیوڈ فراسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے معاہدے پر بھارت دستخط کردے تو ہم بھی غور کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات میں ہر حلقے سے امیدوار کھڑے کریں گے۔

○ بھارت نے وسطی ایشیا میں تجارت کے لئے پاکستان سے تجارتی روٹ مانگ لیا ہے۔

ہومیوپیتھک علاج کیلئے قابل اعتماد نام
اوقات کار: صبح 8½ تا 12 بجے، شام 5½ تا 8½ بجے
فرحت کلینک (ہومیو) طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والوں
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

مفید اور مؤثر مشروبات
• شربت بادام • شربت صندل
• شربت فرحت افزاء
• شربت بزوری بارد
صحت کیلئے بھی اور مہمان نوازی کیلئے بھی
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون : 211538

اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا مشہور دواخانہ

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک و بیرون ملک فوری کال کیلئے
ED المصوّر پبلک کال آفس
فون : 212311
معلومات کیلئے رابطہ نمبر 211911
ریلوے روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534